ادبیات

غزل

از جناب آلم مظفر نگری

سوزِ غم ہر رنگ میں ہی سوختہ جانوں کے ساتھ — شمع محفل تا سحر جلتی ہے پروانوں کے ساتھ
ڈوبنے پر کیوں سکوں ملتا نہ بحرِ عشق میں — ہی یہاں ساحل بھی زیرِ موج طوفانوں کے ساتھ
بہرِ تسکینِ جنوں آتی رہے گی وقت پر — ہی یہ وعدہ فصل گل کا اپنے دیوانوں کے ساتھ
اہل دانش کی نگاہوں سے یہ پوشیدہ نہیں — اک حقیقت بھی ہوا کرتی ہی افسانوں کے ساتھ
اپنے ہی سائے سے ڈر جاتا ہوں ساحل پر کبھی — اور کبھی میں کھیلتا ہوں بڑھ کے طوفانوں کے ساتھ
اک ادائے خاص ہی یہ بھی جنوں کی ورنہ یوں — عقل ہرزہ کار اُلجھے اور دیوانوں کے ساتھ
چھپ کے دامن میں بگولوں کے نہ جانے کس طرح — اُڑ رہی ہے خاک گلشن بھی بیابانوں کے ساتھ
جب نہیں دیتا ہی ساقی اُن سے پی لیتا ہوں میں — ملتے جلتے ہیں گل وانجم بھی پیمانوں کے ساتھ
باریابی اسکو ملتی ہے حریم عشق میں — جو سرِ محفل جلے رہ رہ کے پروانوں کے ساتھ
یہ شرف حاصل ہوا تبلیغِ وحدت سے مجھے — ذکر ہر محفل میں ہی میرا صنم خانوں کے ساتھ
بڑھ رہی ہے گرمیِ محفل بہر لحظہ آلم — ہے طواف شمع میں کون آج پروانوں کے ساتھ

غزل

از جناب سعادت نظیر ایم اے

یہ سبز باغ تو اوروں کو آپ دکھلائیں — مری نگاہیں کسی سے فریب کیا کھائیں
خزاں کے جور نے کیا کیا کیا ہی خونِ اُمید — بہارِ تازہ لئے باغباں نئے آئیں
فضائے تیرہ میں بے حس پڑے رہیں کب تک؟ — اُٹھو! چراغ بنیں، روشنی کو پھیلائیں
جمودِ جہل ہی طاری جہانِ حکمت پر — شعورِ زلیست کا پندار آؤ! اُکسائیں
جو کام دہر میں تلوار کر نہیں سکتی — قلم کے زور سے وہ کام کر کے دکھلائیں
جو بر ہمی نہ سمجھتے ہوں زلفِ جاناں کی — نظیر! گیسوئے دوراں وہ خاک سلجھائیں